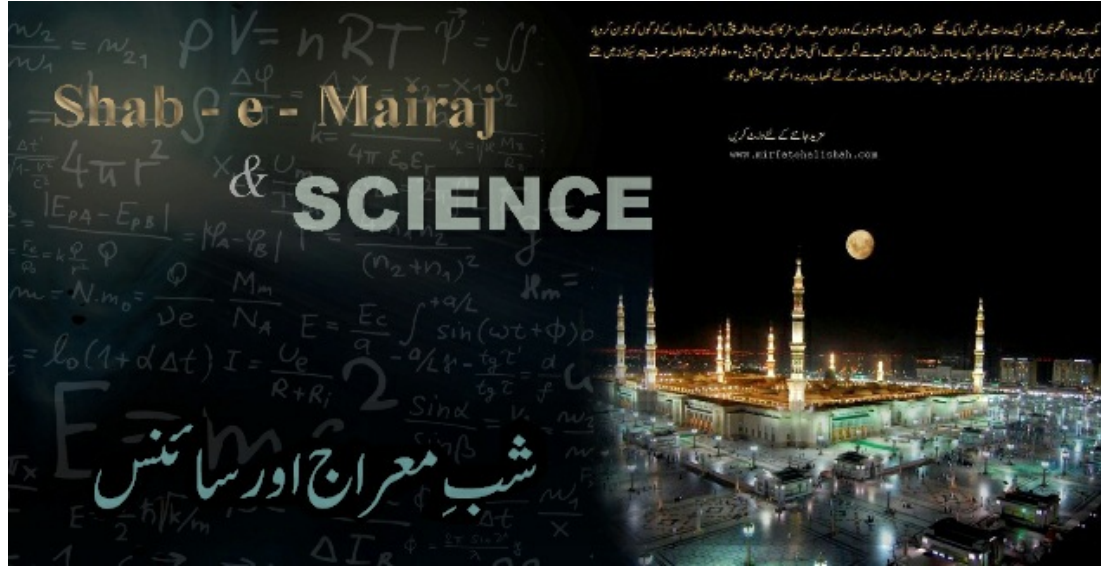


## شب معراج اور سائنس



آج کل ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جانے کے لئے موٹر کار موٹر سائیکل جہاز وغیرہ کو بروئے کار لایا جاتا ہے مگر ایک وقت ایسا بھی تھا جب یہ تمام چیزیں ابھی تک کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں، اس وقت لوگ گدھا گاڑیوں اور تیل گاڑیوں کو اپنی سواری کے لئے استعمال میں لاتے اور سفر کرتے تھے اسکے علاوہ گھوڑا، اونٹ اور ہاتھی بھی سواری کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے ہر جانور کی رفتار ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس لئے آپ جس سواری کے ذریعے سفر کر رہے ہیں اس کی رفتار کے مطابق ہی اندازہ ہوتا تھا کہ آپ مطلوبہ جگہ پر کتنی دیر میں پہنچیں گے۔

ساتویں صدی عیسوی کے دوران عرب میں سفر کا ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے وہاں کے لوگوں کو حیران کر دیا، مکہ سے یروشلم تک کا سفر ایک رات میں نہیں ایک گھنٹے میں نہیں بلکہ چند سیکنڈز میں طے کیا گیا، یہ ایک ایسا تاریخ ساز واقعہ تھا کہ تب سے لیکر اب تک اسکی مثال نہیں ملتی کم و بیش ۱۵۰۰ کلومیٹر کا فاصلہ صرف چند سیکنڈز میں طے کیا گیا، حالانکہ تاریخ میں سیکنڈز کا کوئی ذکر نہیں یہ تو یقیناً صرف مثال کی وضاحت کے لئے لکھا ہے ورنہ اسکو سمجھنا مشکل ہو گا۔

$$\text{Speed} = \left\{ \frac{\text{Distance}}{\text{Time}} \right\}$$

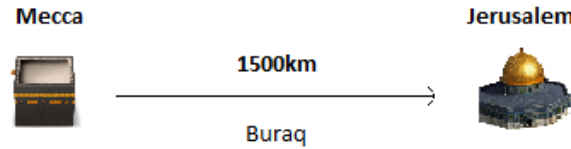
فوکس کے اس فارملا کے ذریعے معلوم ہوتا ہے اگر ۱۵۰۰ کلومیٹرز ۲ سیکنڈز میں طے کئے گئے تھے تو یہ ۲۷۰۰۰۰۰ (ستائیس لاکھ) کلومیٹرز فی گھنٹہ رفتار بنتی ہے، اور اگر یہ فاصلہ ایک سیکنڈ میں طے ہوا تھا تو یہ رفتار دہائی ہو کر ۱۵۳ لاکھ کلومیٹرز فی گھنٹہ بنتی ہے، اور اس رفتار سے ہوا میں ایسے سفر کرنا جب آپ کے سامنے کوئی اوٹ بھی نہ ہو بلکل ہی ناممکن ہے۔ اسکے علاوہ یہ سفر صرف اس لئے ہی حیران کن نہیں کہ اتنی تیز رفتاری سے اس دور میں سفر کیا گیا جب کسی جدید ٹیکنالوجی کا وجود بھی نہیں تھا بلکہ اصل حیرانگی کی وجہ اس سفر کا کا دوسرا حصہ ہے جو اس دور کی مشہور دریافت (E=mc<sup>2</sup>) کو ہی پیچھے چھوڑ چکا ہے

اسی سفر کا ذکر قرآن پاک میں ان الفاظوں سے آیا ہے

پاک ہے وہ (ذات) جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام (یہ مکہ میں واقع ہے) سے مسجد اقصیٰ (یہ یروشلم میں واقع ہے) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیوں دکھائیں۔ لے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

مترآن: ۱۷۱

یہ اس سفر کا پہلا حصہ تھا جس میں حضرت محمد ﷺ مکہ سے یروشلم پہنچے آپ ﷺ نے وہاں تمام انبیاء کرام کو نماز ادا کرانی، چونکہ قصہ معراج تو آپ سب نے سنا ہو گا اس لئے بجائے اس کے کہ ہم تفصیل اس پر گفتگو کریں بہتر ہو گا کہ ہم اس سفر کی کچھ خاص باتوں پر گفتگو کریں تاکہ اسکی حقیقت روشن ہو سکے،



مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرانے کے بعد آپ ﷺ حضرت جبرئیل کے ہمراہ آسمانوں کی سیر کے لئے روانہ ہوئے وہاں مختلف آسمانوں پر

انبیاء کرام سے ملاقات ہوئی جسکی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے

پہلے آسمان پر (حضرت آدم) سے ملاقات ہوئی

دوسرے آسمان پر (حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ) سے ملاقات ہوئی

تیسرے آسمان پر (حضرت یوسفؑ) سے ملاقات ہوئی

چوتھے آسمان پر (حضرت ادریسؑ) سے ملاقات ہوئی

پانچویں آسمان پر (حضرت ہارونؑ) سے ملاقات ہوئی

چھٹے آسمان پر (حضرت موسیٰؑ) سے ملاقات ہوئی

ساتویں آسمان پر (حضرت ابراہیمؑ) سے ملاقات ہوئی

اب ہم اس سفر کے دوسرے حصے کو سمجھنے کی کوشش کریں گے جو کہ مسجد القصیٰ سے شروع ہو کر آسمانوں سے ہوتا ہوا اپس اس دنیا میں ختم ہوتا ہے، اور اس سفر کو سمجھنے کے لئے ہم نوری سال کا حساب مد نظر رکھیں گے۔

### نوری سال کی تشریح

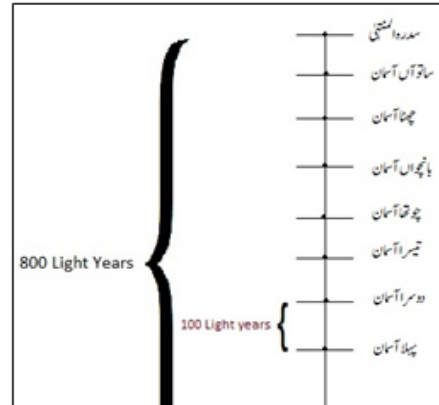
ایک دن میں ۸۶۴۰۰ سیکنڈز ہوتے ہیں اور ایک سال (365 دن) میں ۳۱۵۳۶۰۰۰ (۳ کروڑ ۱۵۳ لاکھ ۳۶ ہزار) سیکنڈز ہوتے ہیں اگر ۳ کروڑ ۵۳ لاکھ ۳۶ ہزار سے ضرب دیں گے (سورج کی روشنی ایک سینکنڈ میں ۳ لاکھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے) تو ایک نوری سال بنے گا جو کہ ۹۴۶۰۸۰۰۰۰۰۰۰۰ (۹۳ کھرب ۶۰ ارب ۸۰ کروڑ) کلومیٹر بنتے ہیں۔

ایک زمینی سال (تقریباً ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے)

ایک نوری سال (۹۳ کھرب ۶۰ ارب ۸۰ کروڑ کلومیٹر کا ہوتا ہے)

اب ہم اسی سفر کی ایک خیالی تصویر بنا رہے ہیں تاکہ فاصلے کا تھوڑا بہت احساس ہو سکے، اور ساتھ میں یہ بات بھی ذہن نشین ہو کہ ہم زمین و

آسمان کے درمیان کا فاصلہ نہیں جانتے ممکن ہے کہ کسی حدیث پاک میں یہ فاصلہ بتایا گیا ہو مگر اس وقت میرے ذہن میں نہیں آ رہا اس لئے ہم فرض کرتے ہیں کہ زمین و آسمان اور ہر آسمان کے درمیان ۱۰۰ نوری سال کا فاصلہ ہے (یہاں پر نور سے مراد سورج کی روشنی ہے) تب اس دنیا سے سدرہ المنتہیٰ تک صرف جانے کا فاصلہ ۸۰۰ نوری سال بنے گا



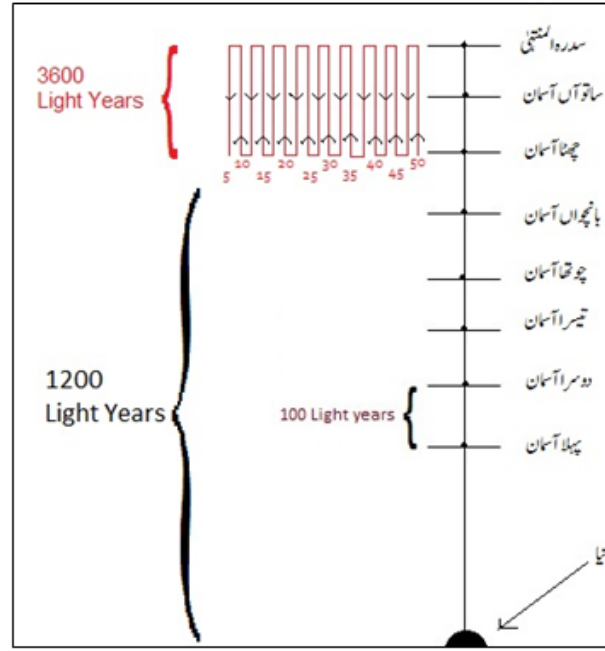
لیکن چونکہ آپ ﷺ صرف یہ نہیں کہ سدرہ المنتہیٰ تک پہنچے تھے بلکہ آپ ﷺ

کو جنت اور جہنم کے مشاہدے بھی کرائے گئے، اور ہر آسمان پر کسی نہ کسی پیغمبر سے ملاقات بھی ہوئی اس میں جو وقت صرف ہوا ہم اس وقت کو چھوڑ کر صرف آنے اور



جانے کا فاصلہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ رفتار کا اندازہ ہو سکے، اور یاد رہے کہ ہم نے ہر دو آسمانوں کے بیچ کا فاصلہ ۱۰۰ نوری سال فرض کیا تھا لہذا حضرت موسیٰ کے اسرار پر آپ ﷺ بار بار واپس سدرہ المنتقی پر گئے وہ فاصلہ بھی گنا جائے گا جو کہ ۳۶۰۰ نوری سال بنتا ہے، اب ہم ایک اور خیالی تصویر بناتے ہیں جس میں یہ تمام فاصلہ موجود ہو۔

دوسری تصویر میں ہم نے اس دنیا سے پانچویں آسمان تک کا فاصلہ ۶۰۰ نوری سال فرض کیا ہے جو کہ جانے اور پھر واپس آنے پر ۱۲۰۰ نوری سال بنے گا، اور آپ ﷺ چھٹے آسمان سے سدرہ المنتقی تک سفر کرنے کے بعد جب واپس چھٹے آسمان پر تشریف لائے تو وہاں آپ ﷺ کی دوبارہ حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ کے اسرار پر آپ ﷺ ۵۰ نمازوں میں کمی کے لئے پھر اوپر روانہ ہوئے، اب آپ دوسری تصویر میں دیکھیں تو پہلی سرخ لکیر جسکے نیچے ۵۰ لکھا ہے یہ حضور پاک ﷺ کی دوبارہ واپس جانے کو ظاہر کرتا ہے اور پھر اسکے برابر والی سرخ لکیر جس پر تیر کا نشان نیچے کی طرف ہے یہ چھٹے آسمان کی طرف واپسی کی علامت



ہے اسی طرح سے پھر برابر والی لکیر پر ۳۵ کا نمبر لکھا ہے یہ ۳۵ نمازوں میں کمی کے لئے پھر واپسی کے سفر کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح سے ۳۰، ۳۵، ۴۰، اور پھر آخر میں ۵ کا نمبر آخری پانچ نمازوں کو ظاہر کرتا ہے جو اب ہم پر فرض ہیں۔ اس طرح سے ۹ بار جانا اور ۹ بار واپس آنا ۱۸ چکر بنتے ہیں اور ۱۰۰ نوری سال کے حساب سے یہ ۳۶۰۰ نوری سال ہے۔ اب ۳۶۰۰ نوری سال اور باقی کا سفر ۱۶۰۰ نوری سال (جو کہ دنیا سے سدرہ المنتقی تک ہے، دیکھئے تصویر ۱) ۵۲۰۰ نوری سال بنتے ہیں۔

اس کھوج سے ہم نے جو فرضی فاصلہ دریافت کیا ہے وہ (4.919616e+16 km) بتا ہے، اتنے کلو میٹرز یا ۳۱ ٹریلین کیلومیٹر سے سفر کرنا کسی انسان کے بس کی بات ہی نہیں، یقیناً یہ تو لا آف نیچر کو ہی تبدیل کرنے والا معاملہ ہو گیا اور لا آف نیچر کو سوائے خدا کے کوئی بھی تا تو شکست دے سکتا ہے اور نا ہی تبدیل کر سکتا، اسی لئے اس سفر کو اسلام میں معجزہ کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے یہ ایک ایسا معجزہ ہے جو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو ہی نصیب کیا۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو کفار مکہ نے صرف اس لئے انکار کیا کوئی بھی انسان ایک رات میں

مکہ سے یروشلم تک سفر نہیں کر سکتا باقی کا سفر تو انکی سوچ سے ہی بالاتر تھا، لیکن اگر ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ممکن ہے کہ آہستہ آہستہ ہماری توفیق کے مطابق حقائق سمجھ میں آنے لگیں گے، لیکن اگر نا بھی ہو تب بھی ہماری ذہنی وسعت اس قدر بڑھ چکی ہوگی کہ دنیا معاملات سمجھنا اور حل کرنا بایں ہاتھ کا کھیل بن جائے گا۔

جب میں نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا تو اس وقت میں صرف یہ جانتا چاہ رہا تھا کہ آیا واقعہ معراج میں جس رفتار کا استعمال ہوا ہے کیا وہ (E=mc<sup>2</sup>) پر پوری اترتی ہے؟، ذہن میں یہ بات تھی کہ اگر پوری اترتی ہے پھر تو یہ ایک حیران کن بات ہوگی کیونکہ اس فارملا میں جو رفتار مطلوب ہے اگر اس رفتار سے سفر کیا جائے تو انسان اترتی میں منتقل ہو جائے گا مطلب کہ ختم ہو جائے گا، لیکن جب نتیجہ سامنے آیا تو میری عقل ہی دنگ رہ گئی مجھے تو وہ نمبر پڑھنے میں ہی نہیں آ رہے تھے کہ آیا اسکو کیسے پڑھا جائے کہ 4.919616e+16 km کا فاصلہ صرف ۲ سے ۳ سیکنڈز میں طے کیا گیا

مطلوبہ رفتار	حاصل رفتار
	1.639872e+16 km / sec
300000 km / sec	اگر ہم اس کو بھی 100 سے تقسیم کریں تب بھی یہ بہت ہی تیز رفتار ہے جو کہ مطلوبہ رفتار سے کئی گنا زیادہ ہے
	163987200000000 km / sec

حاصل رفتار کو ۱۰۰ سے تقسیم کرنے کے بعد جو نتیجہ سامنے آیا 163987200000000 کلومیٹر فی سیکنڈ، اگر ہم اسکی پرستیج نکالیں تو وہ مطلوبہ رفتار سے 54662400000 پر سینٹ زیادہ ہے۔ یقیناً اب آپکو اندازہ ہوا ہے کہ شب معراج کو کتنا بڑا معجزہ ہوا تھا، حالانکہ اب تک تو ہم صرف اسکی رفتار پر بات کر رہے تھے جبکہ اس معجزے کا ہر پہلو خود ہی ایک معجزہ ہے انشاء اللہ آہستہ آہستہ دوسرے پہلووں پر بھی بات ہوتی رہے گی۔ جزاک اللہ

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2128>

Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>

[www.mirfatehalishah.com](http://www.mirfatehalishah.com)